سوال

طرف (287)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

وَاِنِ امرَاَةٌ خافَت مِن بَعلِها نُشوزًا أَوِ إعراضًا فَلاجُناحَ عَلَيهِما أَن يُصلِحا بَينَهُما صُلحًا وَالصُّلحُ خَيرٌ ... ۱۲۸... سورة النساء

کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادہ یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کرلیں اور صلح خوب (چیز) ہے۔''

توسوال یہ ہے کہ کیا بدخوئی عورت ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور اگر عورت بھی انہی اسباب کی وجہ سے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرے جن اسباب کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم شریعت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رت کی طرف سے بدخوئی کا اظہار کئی اسباب کی وجہ سے ہوتا ہے.جس کے حکم اور حل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں سورۃ النساء میں اس طرح بیان فرمایا ہے :

وَالّٰتى تَخافونَ نُشوزَهُنَّ فَعِظوهُنَّ وَاهجُروهُنَّ فِى المَضاجِعِ وَاضرِبوهُنَّ فَإِن أَطَعنَكُم فَلا تَبغوا عَلَيهِنَّ سَبيلًا إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلِيًّا كَبيرًا ۳٤... سورة النساء

ں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو زبانی سمجھاؤ اگر نہ سمجھیں تو پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو کہ اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر وہ فرماں بردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذاء دینے کا کوئی بہانہ ڈھونڈو بے شک اللہ سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 251

محدث فتویٰ